www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

فکر و نظر

# محدث العصر شیخ البانیؒ کا سانحۂ ارتحال

"سورج روز ہی مشرق سے طلوع ہوتا، سارا دن اپنی روشن کرنیں بکھیرنے کے بعد شام ڈھلے مغرب میں غروب ہو جایا کرتا ...... لیکن اُس دن سورج غروب ہوتے سے اپنے ساتھ آسمانِ علم کے آفتاب کو بھی لیکر غروب ہوا، اس دن کا یہ غروب کس قدر افسوسناک اور امت مسلمہ کے لئے باعثِ غم واندوہ تھا...... تصور میں لایئے اس رات کی تاریکی کو جب آسمانِ دنیا کے سورج کے ساتھ آسمانِ علم کا آفتاب بھی دنیا سے چل بسا"

یہ وہ کلمات ہیں جن کا علم وفضل کے آفتاب (شیخ محمد ناصر الدین البانی، جنہوں نے ایک عرصہ دنیا کو اپنے علم وفضل سے منور کیا) کے غروب کی اطلاع دینے کے لئے ان کے شاگردوں نے سہارا لیا۔ ۲۲/ جمادی الآخرۃ ۱۴۲۰ھ کو آپ سورج غروب ہونے سے چند گھڑیاں قبل اپنے خالق حقیقی سے جا ملے...... انا للہ وانا الیہ راجعون!

۲/ اکتوبر ۱۹۹۹ء کا دن ڈھل چکا ہے، رات کے سائے گہرے ہو رہے تھے کہ اردن کے دارالحکومت عمان سے شیخ محمد ناصر الدین البانی کے شاگردوں نے مدیر اعلیٰ "محدث" کو یہ پرسوز اطلاع پہنچائی کہ علامہ البانی وفات پاگئے۔ اس غم والم سے بھرپور گھڑی جس کے آنے کا کچھ عرصہ سے محبانِ علم کو شدید خطرہ تھا، آخر کار آن پہنچی اور زبانیں جس ہستی کی بقا اور اس کا سایہ تادیر قائم رہنے کی دعائیں کیا کرتیں تھیں، آج انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے پر مجبور ہو گئیں۔ لمحوں میں یہ دل فگار خبر عالم اسلام کے کونے کونے میں پھیل گئی اور دلوں میں بے چینی اور زبانوں پر کلماتِ استغفار کا وِرد شروع ہو گیا !!

ادارۂ محدث کے لئے یہ خبر بڑی تکلیف کا پیغام بن کر آئی۔ بڑے بوجھل دلوں کے ساتھ یہ خبر اہل علم کو پہنچائی گئی۔ راقم الحروف نے ایک مختصر خبر تیار کر کے اخبارات کو رات گئے ارسال کی۔ خیال تھا کہ اس عظیم المرتبت شخصیت کی وفات کو اخبارات خاص اہمیت دیں گے لیکن علم سے ناواقف لوگوں کو کیا پتہ کہ اس ہستی کے جانے سے امت اسلامیہ کیسی عظیم سرپرستی اور نہایت گراں قدر سرمائے سے محروم ہو گئی۔ اخبارات نے مختصر خبریں شائع کرنے پر ہی اکتفا کیا۔ یہ زخم اس وقت اور ہرے ہو گئے جب دینی صحافت کے ممتاز رسائل وجرائد میں بھی اس خبر کو بڑے اختصار سے شائع کرنے کو ہی کافی سمجھا گیا، نہ معلوم ہماری امت میں علمی ذوق اس قدر نادِر اور تحقیقی رجحان اس قدر ناپید کیوں ہوتا جارہا ہے



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ قوم اپنے محسنوں اور اس دور میں مسلمانوں کی علمی روایات کے امین اہل فکر و دانش کی قدر کرنے کی بھی روادار نہیں رہی اور ان کے بارے میں جاننے کا انہیں کوئی شوق نہیں!

محدث سے وابستہ قارئین اس موقع پر یہ توقع کر رہے تھے کہ علم حدیث کا پاسبان یہ مجلہ شیخ البانی کی شخصیت اور خدمات پر مبنی معلومات، آپ کی وفات پر علماء کے تاثرات وغیرہ شائع کرے گا۔ لیکن اتفاق کہئے کہ محدث کو سود نمبر کی تیاری اور اشاعت کا مرحلہ درپیش تھا، جس کے مخصوص موضوع کی وجہ سے یہ اہم تذکرے مؤخر کرنے پڑے۔

سالِ رواں اسلامی علم و تحقیق سے وابستہ افراد کے لئے قیامت خیز ثابت ہوا کہ جس کے پہلے نصف میں شیخ ابن باز مفتی اعظم سعودی عرب سمیت کتاب و سنت کی خالص دعوت کے علمبردار متعدد ممتاز اہل علم دارِ فانی سے دار البقاء کی طرف کوچ کر گئے۔ علمی حلقے ابھی شیخ ابن باز کی وفات حسرت آیات پر غم واندوہ میں ڈوبے ہوئے تھے کہ آسمانِ علم کا دوسرا جگمگاتا ستارہ بھی غروب ہو گیا۔ صرف ۱۰ ماہ کے عرصے میں جو ممتاز علماء ہم سے بچھڑ گئے ان میں قاضی مدینہ شیخ عطیہ محمد سالم، محدث مدینہ شیخ عمر فلاتہ، شیخ مصطفیٰ زرقا، شیخ مناع قطان، شیخ علی طنطاوی، یمن کے شیخ مقبل الوادعی، پاکستان کے مولانا مفتی محمد عبدہ الفلاح اور دیگر بہت سے علماء شامل ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن عاص کا روایت کردہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہماری ہی منظر کشی کرتا ہے

"اللہ تعالیٰ علم کو سینوں سے نہیں کھینچے گا، لیکن علم کو علماء کی وفات کے ساتھ قبض فرمائے گا"

ان علماء کی وفات کو دیکھیں تو ہم اسی حدیث کے مصداق نظر آتے ہیں۔ شیخ ابن باز اور شیخ البانی دورِ حاضر میں امتِ اسلامیہ کے امام تھے۔ دونوں کی خدمات اور علم و فضل کا اندازہ کریں تو جماعتوں اور اداروں پر بھاری نظر آتی ہیں۔ شیخ ابن باز کے بارے میں محدث کے گذشتہ شماروں میں بعض مضامین شائع کئے جاتے رہے۔ آپ کی وفات کا زخم امت پر بہت گہرا ثابت ہوا...... دوسری طرف محدث کے سود نمبر سے پچھلے شمارے میں شائع شدہ، شیخ البانی کے لئے شاہ فیصل ایوارڈ کا اعلان محبانِ علومِ سنت کے لئے فخر و مسرت کی نوید لے کر آیا تھا کہ آپ کی جدائی کے غم سے دوچار ہونا پڑا۔

شیخ البانی کی شخصیت اور خدمات کسی بیان کی محتاج نہیں، علم و تحقیق سے وابستہ لوگوں کے لئے یہ نام انجانا نہیں، شیخ البانی کی تصنیفی اور تحقیقی خدمات آپ کی زندگی میں اس قدر مفید و قبولِ عام حاصل کر گئیں کہ آپ کا نام اور حوالہ سند کے طور پر لیا جاتا۔ مجھے علم ہے کہ برصغیر کے اکثر اہل علم شیخ البانی کے بارے میں، ان کے حالات اور کوائف کے بارے میں زیادہ آگاہ نہیں لیکن ان سے متعارف ہونے کی جستجو اور ان کے بارے میں جاننے کی تڑپ ہر علم دین سے محبت رکھنے والے کے دل میں ہے۔



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شیخ البانی عالم عرب میں رہے، وہیں علمی و دینی خدمات انجام دیں، آپ کی زیادہ کتب اردو زبان میں بھی ترجمہ نہیں ہوئیں، کبھی آپ نے بلادِ پاک و ہند کا بھی سفر نہیں کیا، عالم اسلام میں آپ کے سفر بہت محدود ہیں لیکن آپ کے معتقدین، محبین اور آپ سے فیض پانے والے دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ عجب اتفاق دیکھئے کہ آپ کسی تنظیم کے سربراہ تھے، نہ کسی حکومتی منصب کے حامل، کسی دینی تنظیم کے بانی تھے نہ اس کے رکن، حکومتی مشینری کا تعاون آپ کو میسر تھا نہ کوئی مالی آسودگی حاصل تھی۔ جہاں جہاں آپ گئے پابندیاں اور سختیاں آپ کے پیچھے گئیں، آپ کو آزادی سے کام کی فرصت میسر نہ آسکی۔ لیکن آپ کی فکری تحریک نے دنیا کو متاثر کیا، آپ کی کتب و مؤلفات کے سہارے یہ علمی تحریک نہ صرف دنیا بھر میں پھیلی بلکہ اس نے دلوں کو مسخر کیا، ذہنوں کو تبدیل کیا، شخصیت پرستی کے بتوں اور تعصب کے اصنام کی جگہ حبِ رسولؐ اور سنتِ رسول ﷺ کی شمعیں دلوں میں جاگزیں کردیں۔

بڑے وثوق سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ کی کتب نہ صرف ہر اسلامی لائبریری کی اوّلین ضرورت اور زینت ہیں بلکہ آپ کے کتب کے حوالے ہر علمی مضمون کی پہچان ہیں۔ گذشتہ برسوں میں لکھے جانے والے کم ہی ایسے علمی رتحقیقی مضامین ہوں گے جن میں آپ کی خدمات سے استفادہ نہ کیا گیا ہو۔ آپ کی دعوت کا امتیازی پہلو یہ ہے کہ آپ نے حدیثِ نبوی کے بارے میں ایک خاص ذوق اُمت میں پروان چڑھایا، ضعیف احادیث کو صحیح سے ممتاز کرنے کا...... اللہ کی شان کہ اس فکر نے چند برسوں میں اپنی اہمیت تسلیم کروالی۔ امر واقعہ یہ ہے گذشتہ چند برسوں سے احادیث کو اپنے خطبات اور تحریروں میں پیش کرنے والے اس امر سے خائف نظر آنے لگے کہ کہیں وہ ضعیف احادیث یا ایسی مشہور احادیث کو زبان سے نہ نکال بیٹھیں جن کی استنادی حیثیت مسلم نہ ہو اور اس پر اہل علم کے سامنے ان کو جوابدہ بلکہ شرمندہ ہونا پڑے۔

آیئے، دیکھتے ہیں کہ وہ کون سی وجوہات ہیں جس نے حکومتی، مالی یا اَفرادی وسائل کے فقدان کے باوجود اس قدر تیزی سے ایک فکر کو عام بلکہ قلوب میں جاگزیں کردیا، دوسری طرف اس فکر کے رہبر کو اہل علم کے دلوں کی دھڑکن اور امام و قائد بھی منوالیا۔ ادارۂ محدث کو بھی اس امر کے اعتراف میں کوئی باک نہیں کہ **محدث** جس مخصوص طرزِ فکر اور اسلوبِ تحقیق کا حامی ہے، اس کو مہمیز دینے اور فکری سرپرستی مہیا کرنے میں شیخ البانی کا بہت ہاتھ ہے۔ یوں تو مجلہ محدث بہت سے معروف علماء کی امیدوں کا ترجمان بن کر اور ان کے فکر واسلوبِ نظر کی تائید سے منصہ شہود پر آیا لیکن محترم مدیر اعلیٰ نے ۳۰ برس قبل جس شخص سے متاثر ہو کر علم و تحقیق کا یہ در وَا کیا تھا، وہ شخصیت شیخ البانی رحمہ اللہ کی ہی ہے۔
یہی وجہ ہے کہ محدث کو بھی جب اپنے مشن کے تعین اور پہچان کا مرحلہ درپیش ہوا تو یہ تعارف



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"حدیثِ نبوی بیان کرنے والے" مجلّہ کے عنوان میں ڈھل گیا۔ دیگر بہت سے مقاصد کے ساتھ ساتھ جس موضوع کو محدث نے امتیازی طور پر اپنا مشن بنایا وہ حدیثِ نبوی کی حجیت، انکارِ حدیث کا تعاقب اور علومِ حدیث کی نشرواشاعت کا میدان ہی ہے۔ یہی وہ خصوصیت ہے جس کا تذکرہ مدیرِ اعلیٰ نے بھی گذشتہ برس راقم الحروف کی معیت میں شیخ البانی سے ہونے والی اپنی ملاقات میں کیا تو شیخ البانی کے چہرے پر مسرت کے آثار نمایاں ہوگئے اور اس مجلّہ کے لیے بے ساختہ دعائیں آپ کے لب ِ مبارک سے ادا ہونے لگیں۔

محدثِ جلیل شیخ البانی اپنی ذات میں ایک ادارہ اور تحریک تھے، اس کے باوجود کہ اس ادارے اور فکری تحریک کو کوئی ادارتی نظم یا تحریکی ڈھانچہ حاصل نہ تھا۔ شیخ البانی نے یہ سارے علمی میدان علماء کی کسی جماعت کی ہمراہی میں سر نہیں کئے۔ وقت کا صحیح استعمال، مصروفیات کا توازن، خلوصِ نیت، کام میں یکسوئی اور ان سب سے بڑھ کر اللہ کی خصوصی رحمت ہی آپ کے شاملِ حال رہی۔ اس علمی سفر میں ہجرتوں کی صعوبتیں بھی آئیں، حاسدین کے بغض وعناد سے بھی سابقہ پیش آیا، نجی اور گھریلو مسائل سے بھی پالا پڑا لیکن اس خادمِ سنتِ رسول کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ ہم بڑے اعتماد سے یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ ذاتی محنت وکاوش کی بنیاد پر اس قدر زیادہ دینی وعلمی خدمات جو عالمی تاثیر سے بھی بھرپور ہیں، دورِ حاضر میں کسی عالم دین کے حصہ میں نہیں آئیں۔

شیخ البانی کی تالیفات کا نمایاں وصف ترتیب وسلیقہ ہے۔ اکثر کتب پر آپ نے تہذیب وتالیف کا کام کیا۔ جس کام سے آپ نے علمی سفر کا آغاز کیا، یعنی ایک کتاب پر مختلف امدادی حاشئے جمع کرنا، بنیادی طور پر یہ کام ترتیب وتہذیب ہی سے متعلق تھا جس کے ذریعے کتاب کی تفہیم میں آسانی پیدا کی گئی شیخ البانی کا مزاج کہئے کہ ایک موضوع پر موجود مختلف کتب میں شیخ البانی کی تالیف کردہ کتاب حسن ترتیب اور آسان ترتفہیم کا مرقع ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے آپ نے تبویب بندی کے ساتھ ترقیم بندی (شمار بندی) سے بھی خوب کام لیا ہے۔ یوں تو یہ انداز آپ کی اکثر تالیفات پر غالب ہے لیکن اس کی ایک نمایاں مثال کے طور پر مختصر صحیح البخاری کے نام سے صحیح بخاری پر آپ کا عظیم کام ہے، جس میں آپ نے ایک ہی متن حدیث کو صحیح بخاری میں وارد مختلف مقام پر مذکور روایتوں کی مدد سے جامع تر کیا ہے۔ اس متن حدیث کو مختلف علامات کے ذریعے باہم ممتاز کرنے کے ساتھ ساتھ آخر میں حدیث کی تمام مکرر روایات کی ترقیمات بھی دے دی ہیں۔

تصحیح وتضعیفِ احادیث کے باب میں شیخ البانی نے امت میں ایک انقلابی ذوق بیدار کیا جو عرصہ ہوا ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔ اس مقصد کے لیے آپ نے متعدد کتبِ حدیث کی تخریج وتعلیق کا کام کیا، بالخصوص سنن اربعہ میں ضعیف وصحیح احادیث کو جدا جدا کر کے الگ مجلدات کی شکل دی۔ شیخ البانی کی اس عظیم



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خدمت کے نتیجے میں آج سنن اربعہ کی تمام صحیح احادیث، ضعیف احادیث سے جدا ہو چکی ہیں۔ یہ کتب صحیح جامع ترمذی، ضعیف جامع ترمذی، صحیح سنن ابو داود، ضعیف سنن ابو داود، صحیح سنن نسائی، ضعیف سنن نسائی اور صحیح سنن ابن ماجہ، ضعیف سنن ابن ماجہ کے ناموں سے موجود ہیں۔ یہ کام صرف سنن اربعہ تک محدود نہیں رہا بلکہ آخر عمر میں صحیح الجامع الصغیر اور ضعیف الجامع الصغیر پر کام مکمل کرنے کے علاوہ دیگر بہت سی کتب حدیث کی بھی تخریج کر دی گئی ہے۔ اسی طرح ان کتب میں روایت کردہ احادیث کو سلسلة الأحاديث الصحيحة اور سلسلة الأحاديث الضعيفة کے نام سے کثیر جلدوں میں مستقلاً ترتیب بھی دے دیا گیا ہے جس میں اول الذکر کی ۸ جلدیں اور ثانی الذکر سلسلة الأحاديث الضعيفة کی ۶ جلدیں شائع ہو چکی ہیں جبکہ اسی قدر جلدوں کا مسودہ اشاعت کے مراحل میں ہے۔

یہ کہنا تو مشکل ہے کہ شیخ کی ان خدمات کے بعد ہر حدیث کی فنی حیثیت متعین ہو گئی ہے اور اس باب میں مزید خدمات کی ضرورت نہیں رہی، لیکن شیخ البانی جیسے ماہر محدث کی عرق ریزی، اور اس فن میں مہارتِ تامہ کے بعد ان احادیث پر ایک ماہرانہ رائے ضرور سامنے آگئی ہے جو طلبہ علم کی ضروریات کو کفایت کر سکتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں ایک انسانی کاوش ہونے کے ناطے شیخ البانی کی احادیثِ نبویہ پر لگائے گئے حکموں سے سو فیصد اتفاق تو نہیں کیا جا سکتا، اس بارے میں آپ کے منہج پر علماءِ حدیث کو بعض ملاحظات بھی رہے ہیں جس کا عالمانہ اظہار بھی ان کی طرف سے کیا جاتا رہا ہے اور شیخ نے خندہ پیشانی سے اس اختلافِ رائے کو قبول کیا ہے لیکن اس باب میں شیخ کی مخصوص مہارت اور ممارست آپ کی رائے کو دیگر اہل علم کی آراء پر ایک مجموعی ترجیح کا بہر حال رجحان رکھتی ہے۔

شیخ البانی کی علمی خدمات یوں تو حدیثِ نبوی تک ہی محدود نہیں رہیں بلکہ فقہ واَحکام کے باب میں بھی آپ نے اپنی تحقیقات پیش کی ہیں، عقائد وایمانیات پر بھی آپ کی علمی آراء موجود ہیں، لیکن آپ کی جو حیثیت بہر طور آپ کے مجموعی رجحان پر غالب نظر آتی ہے اور جس میں آپ کو درکِ تامہ اور دوسروں پر خصوصی برتری حاصل تھی، وہ علم حدیث کا میدان ہی ہے۔ فقہ ومسائل کے باب میں بھی آپ پر محدثانہ ذوق غالب ہے۔ آپ فقه الحديث کی نمایاں مثال تھے۔

احادیث کا ایک وسیع ذخیرہ ان کے نہاں خانہ دماغ میں محفوظ تھا اور آپ کو بے شمار متونِ احادیث مکمل اسانید کے ساتھ ہر دم مستحضر رہتے، اپنے کلام اور خطاب میں ان کا اکثر استعمال آپ کا خاصہ تھا۔ شیخ سے ہونے والی چند ملاقاتوں میں یہ احساس شدید تر ہوتا گیا کہ حدیثِ نبوی آپ کا تکیہ کلام ہے اور آپ کے لب ہر دم اس کے ذکر مبارک سے معطر رہتے ہیں۔ آپ کا ہر استدلال نصوصِ قرآن وسنت سے شروع ہوتا اور اسی پر ہی ختم ہوا کرتا۔ قرآن وحدیث ہی آپ کے فکر ونظر کی بنیاد تھے۔ علماءِ


محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



امت کی آراء کو آپ بر موقع استعمال کیا کرتے لیکن تائید واضافہ کے طور، یا ظاہری طور پر باہم مختلف نصوص میں تطبیق و توازن کے لئے!

شیخ البانی کی عام بات چیت بھی بڑی نپی تلی اور ترتیب سے مزین ہوتی، حتیٰ کہ عام بات چیت میں بھی آپ ترقیم اور تدوین کا اہتمام فرماتے۔ اسلوبِ بیان بہت واضح اور استدلال دو ٹوک ہوتا جس میں اکثر صریح نصوص پر استدلال کی عمارت کھڑی ہوتی۔ جو شخص حدیثِ نبوی کی حجیت اور عظمت کا معترف ہوتا، آپ کی وقیع رائے کو آسانی سے نظر انداز نہ کر پاتا۔

شیخ البانی کی ایک نمایاں خصوصیت دور اندیشی اور عمیق النظری تھی۔ نصوص پر اس قدر اعتماد واعتبار کرنے کے ذوق کے باوجود کسی کلام میں پنہاں حکمتیں آپ کی نظر سے پوشیدہ نہ رہتیں۔ آپ اپنی رائے اور تبصرہ میں اس رائے کے ظاہر کے ساتھ مالہ وماعلیہ پر عالمانہ تبصرہ فرماتے۔ ذکاوت اور فہم وفراست کا وافر حصہ آپ پر اللہ کا خاص کرم تھا۔ مسلمانوں کے مسائل کی حقیقی تصویر کشی اور اس کا مناسب حل تجویز کرنے کی یہی صلاحیت حکمرانوں اور مخالفین کو آپ کی زبان بندر کھنے پر اور آپ سے پابندیاں روا رکھنے کو مجبور کرتی۔ حیاتِ مبارکہ کے آخری برس عمان میں ہونے والی ملاقاتوں میں آپ کے تلامذہ کی زبانی پتہ چلا کہ آپ کو اردن میں سکونت کی اجازت، خطابِ عام سے اجتناب کرنے سے مشروط ہے۔ جس کا حل آپ کے معتقدین نے یوں نکالا کہ آپ کی اکثر بات چیت کو کیسٹوں میں محفوظ کر لیتے۔ شیخ البانی کے شاگرد جب شیخ کو کچھ کلام کرنے پر آمادہ محسوس کرتے تو فوراً شیخ کے کوئی معتمد ساتھی ٹیپ ریکارڈر سامنے کر کے ابتدائی کلمات ریکارڈ کرتے اور شیخ کو دعوتِ خطاب دے دیتے۔ راقم نے شیخ البانی کو بھی کیسٹ ختم ہونے پر نئی کیسٹ کا انتظار کرتے اور ریکارڈنگ کا یہ اہتمام کرتے دیکھا ہے۔☆

شیخ البانی پر اللہ کا ایک خاص انعام یہ تھا کہ اللہ نے ان کے فکر کو قبولیتِ عامہ سے نوازا تھا۔ آپ کی شخصیت کا علمی وقار، وجاہت اور رعب و دبدبہ حاضرین کو مبہوت کر دیتا اور وہ آپ کی بات سننے کے

---

☆ ہمارے ہاں ابھی تک کیسٹوں کو کتب کی طرح مستقل ذریعہ تبلیغ باور نہیں کیا جاتا لیکن یہ اہتمام عرب ممالک میں دیکھنے میں آیا کہ وہاں تصنیفات کے ساتھ کیسٹس کو بھی مستقل حیثیت دی جاتی ہے۔ چنانچہ عربی علماء کے تذکروں میں تصنیفات کی تعداد اور ان پر تبصرے کے ساتھ کیسٹوں کی تعداد کا بھی ذکر ملتا ہے۔

واقعتاً کیسٹ بھی ایک مؤثر ذریعہ تبلیغ ہے جس کے فوائد بعض اعتبارات سے کتب سے بھی زیادہ ہیں۔ انسان کا لب ولہجہ اور طرزِ تکلم بات میں خاص تاثیر اور تفہیم پیدا کر دیتا ہے، اسی طرح انسان کی آواز سے روحانی تعلق بھی سامعین پر اچھا اثر ڈالتا ہے۔ لمبے سفروں میں جبکہ آنکھیں دیکھنے میں مشغول ہوں، کیسٹوں کے ذریعے سماعت سے فائدہ اٹھا کر وقت کا بہتر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جدید سے جدید وسائل آجانے کے باوجود صوتی کیسٹ کی اہمیت آج بھی کم نہیں ہوئی بلکہ روز افزوں ہے۔ ہمارے علماء کو بھی اس کی اہمیت تسلیم کر کے اسے تبلیغ کیلئے استعمال میں لانا چاہیے!



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لئے ہمہ تن گوش ہو جاتے۔ آپ کے شاگرد آپ کی محبت اور احترام میں ڈوبے رہتے۔ شمع حق کے یہ پروانے جہاں بھی جاتے، ان کی زبانیں شَیخنا، شَیخنا کا وِرد کئے رکھتیں۔ یہ درست ہے کہ آپ کے فکر نے نوجوان طبقہ کو زیادہ متاثر کیا اور نوجوانوں نے اپنی سرشت کے مطابق اس دعوت میں جوش وجذبہ کا رنگ بھر دیا لیکن میں بڑے خلوص سے یہ سمجھتا ہوں کہ نوجوانوں کے متاثر ہونے کی وجہ آپ کے فکر کا سادہ پن اور دوٹوک استدلال تھا، جو بغیر کسی لگی پٹی کے باطل کے خلاف سرگرم اور حق کے میدان میں حق کا ہم نوا ہو جاتا۔ نوجوانوں نے بھی اپنے خلوص کی بدولت اس دعوت کو قبول کیا۔

شیخ البانی کی دعوت ٹھوس علمی بنیادوں پر قائم تھی جس میں باریک نکات، دقیق استدلال اور وسیع النظری جھلکتی تھی۔ نوجوانوں کے جوش وجذبہ کو متوازن کرنے کے لیے شیخ کی بے شمار تقاریر ریکارڈ پر ہیں۔ آپ کے فکر کا اعتدال، دعوت کا توازن اور مثبت اسلوبِ بیان ان تقاریر میں بہ تکرار موجود ہے۔

جس منہج دعوت اور منہج تحقیق کو شیخ البانی نے اپنایا، یوں تو اس کی تفصیلات اور کامل ترجمانی بڑے وقیع تجزیے اور گہرے غور وفکر کی متقاضی ہے لیکن آپ اکثر اپنی تقاریر میں اپنے منہج کو دو لفظوں سے بیان فرمایا کرتے: التصفية والتربية، التصفية سے آپ کی مراد یہ ہے کہ عوام الناس کو خالص اور صاف ستھرے اسلام کی دعوت دی جائے، اسلام سے وہ اس جھاڑ جھنکار کو دور کر دیا جائے جو امتدادِ زمانہ، نفسانی خواہشات اور دیگر بہت سی وجوہات سے اس میں شامل کر لئے گئے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں بدعات اور شخصی وعلاقائی نسبتوں اور جماعتوں کو ختم کر کے اس واضح سیدھے اور کھرے اسلام کی طرف امتِ مسلمہ کو بلانا جو نبی اکرم اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے اُمت کے لیے چھوڑا تھا، مسلمانوں کو شریعت کے حصول کے لیے صرف اور صرف قرآن وسنت کی طرف متوجہ رہنے کی دعوت دینا۔ اسی مقصد کے لیے آپ نے احادیث پر بیش قیمت تحقیقی کام کر کے ضعیف احادیث کو صحیح احادیث کے مجموعے سے جدا کرنے کی عظیم کاوش اور خدمت انجام دی۔ اس منہج کا دوسرا لفظ التربية ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ علمی اور فکری بنیاد مہیا کرنے کے بعد اس منہج پر چلنے کی ان کو عملی تربیت دینا اور مسلمانوں کو اس کا عادی بنا دینا۔ علمی مسائل پر ان کے رویہ اور رجحانات کی درست بنیادوں پر تشکیل کرنا۔

شیخ البانی کی دعوت کس حد تک کامیاب رہی، اس کے کیا اثرات ہوئے اور فکری حلقوں نے اس کو کس نظر سے دیکھا، ان چیزوں کا مطالعہ مستقل مضامین کا تقاضا کرتا ہے۔ مجملاً ہم یہ بات جانتے ہیں کہ آپ کی خدمات نے علومِ اسلامیہ بالخصوص علومِ حدیث وسنت میں انقلاب خیز اثرات پیدا کئے اور علماءِ امت نے اس باب میں آپ کو امامِ فن تسلیم کیا۔


محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آپ کی دعوت کی قبولیت کیونکر اس قدر وسیع اور جلد ہوئی اور آپ کی تحقیقی خدمات سے استفادہ کیونکر محققین کے لیے ضروری ٹھہرا، آپ کو امت میں قبولیتِ عامہ کا شرف کیونکر حاصل ہوا؟ ان باتوں پر ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ حدیثِ نبوی کا یہ اعجاز ہے کہ جو آدمی اس مبارک کام میں مشغول ہو جاتا ہے، امت میں اس سے محبت اور مانوسیت پھیل جاتی ہے اور امتِ مسلمہ کے لیے وہ شخصیت اجنبی نہیں رہتی۔ نبی اکرم کی یہ دعا ایسے ہی باسعادت شخص کے لئے ہے

نضّر الله امرأ سَمِع مقالتي فوعاها وحفِظها وبلّغها (سنن الترمذي)

"اللہ تعالیٰ اس بندے کو ترو تازہ رکھے جس نے میری حدیث سنی، اسے محفوظ کرلیا، اسے یاد کیا اور آگے پہنچایا"

نبی اکرم سے امت کی محبت کا ثمرہ یہ ہے کہ آپ کی ہر ہر بات کو امت محبت سے سنتی اور یہ باتیں سنانے والے کو سر آنکھوں پر بٹھالیتی ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ سنانے والا شخص اپنا خلوص اور اس مبارک مشن سے اپنا ذوق وشوق ثابت کردے۔ شیخ البانی کا تو مشن ہی یہ تھا کہ آپ اقوالِ نبویہ کو نکھار کر پیش کردیں اور نبی اکرم ﷺ کے نام سے جاری بدعات کی آلائشوں سے دین حنیف کو پاک کردیں۔ اس امتیازی خدمت کی بنا پر ہی آپ کی دعوت کو مقبولیت اور شخصیت کو محبوبیتِ فراواں عطا آئی۔ آپ کی خدمات کو اگر اختصار سے بیان کریں تو محی السنۃ (سنت کو زندہ کرنے والا) اور قامع البدعۃ (بدعت کو مٹانے والا) کے القاب آپ کی ذاتِ گرامی پر صادق آتے ہیں۔ حدیثِ نبوی کو آپ نے اپنی علمی وفکری کاوشوں کا محور بنایا۔

آپ کی تحقیقی خدمات کے اس قدر جلد پھیل جانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آپ نے اپنا اکثر کام امہات الکتب پر انجام دیا ہے۔ آپ کی اکثر خدمات اُصول ومصادر کی کتب پر تحقیقات وتعلیقات اور حواشی واضافہ جات کی صورت میں ہیں۔ یہ کتب پہلے ہی ہر اہل علم کی ضرورت تھیں، آپ کے مفید اضافہ جات اور تخریجات نے ان کی افادیت دوچند کردی چنانچہ ان کتب کے ان ایڈیشنوں کی مانگ بہت بڑھ گئی جن پر آپ نے بھی مزید کام انجام دیا تھا۔ آپ کی دعوت کی مقبولیت کی اور بھی وجوہات ہیں جن میں واضح اسلوب بیان، دوٹوک طرزِ استدلال، وسیع النظری اور دور اندیشی، غیر متعصبانہ روش اور محققانہ طرزِ تحریر وغیرہ نمایاں ہیں۔

جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ شیخ البانی کا تعلیم وتدریس پر فائز رہنا اولی الامر کو راس نہ آسکا، آپ کے باقاعدہ تلامذہ کی تعداد انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے جو انفرادی طور پر آپ سے استفادہ کرتے رہے۔ آپ کے اکثر تلامذہ اس دور کے ہیں، جب مدینہ یونیورسٹی میں علوم حدیث کی یہ شمع فروزاں تھی۔ اس دور میں مدینہ یونیورسٹی میں آنے جانے والے حضرات کی چشم دید گواہی یہ ہے کہ آپ جامعہ میں داخل



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوتے تو آپ کی گاڑی کتابوں اور شائقین طلبہ کے بیگوں سے لدی ہوتی۔ مدینہ یونیورسٹی میں اور اس کے بالتبع دیگر مؤسساتِ علمیہ میں علم الاسناد کا مخصوص سبق اور اس کی روایت آپ نے شروع فرمائی۔ پیریڈوں کے درمیانی وقفہ میں طلبہ آپ کو گھیر لیا کرتے اور طالبانِ علومِ نبوت کا یہ ذوق شوق ائمہ محدثین کے دور کی یاد تازہ کر دیتا۔

مدینہ منورہ سے ہجرت کے بعد آپ کے فیض عام کا کوئی باقاعدہ سلسلہ قائم نہ ہو سکا۔ اس عرصے میں بعض اُردنی نوجوانوں نے انفرادی طور پر آپ کے ساتھ علمی معاونت کے بہانے آپ سے فیض حاصل کیا۔ آپ کی دعوت دراصل کتب اور بیش قیمت تحقیقی کام کے سہارے پھیلی۔ آپ سے متاثر لوگ آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لایا کرتے لیکن شیخ نے ملاقات برائے ملاقات کا شغل موقوف کر رکھا تھا۔ اگر کوئی بامقصد ملاقات یعنی علمی مذاکرہ کی صورت ہوتی تو آپ اجازت مرحمت فرمادیا کرتے وگرنہ اپنے اوقات کو اس سے بہتر مصرف میں استعمال کرتے۔

گذشتہ برس عمان میں آپ کے حلقہ میں اٹھنے بیٹھنے کا موقعہ ملا جویوں تو ہزاروں سے متجاوز ہے لیکن پابندیوں کی بنا پر منتشر اور غیر مربوط ہے، یہ لوگ آپ کی ملاقات کے خوب مشتاق پائے گئے۔ وہاں وہی سماں نظر آیا جو نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کے بارے میں حدیث میں ملتا ہے کہ صحابہ کو کثرتِ سوال سے منع کر دیا گیا تو صحابہ کسی بدو یا اجنبی کی آمد کے منتظر رہا کرتے کہ وہ آئے تو لسانِ نبوتؐ سے ہم بھی فیض یاب ہو سکیں اور اپنے شوق وذوق کو تسکین دے سکیں۔ مدیر اعلیٰ محدث جب اُردن پہنچے تو ان نوجوانوں کے چہرے پر مسرت کے آثار نمایاں ہو گئے کہ اس بہانے شیخ البانی کی باتیں سننے اور ان سے ملاقات کرنے کا موقع ملے گا۔ شیخ البانی کا کمالِ تواضع اور لطف وکرم کہ انہوں نے بار بار شرف ملاقات دیا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ ان ملاقاتوں میں ہر شخص اس توسط سے شیخ سے ملاقات کو بیتاب نظر آتا۔

یوں تو تذکرے اور باتیں اس قدر زیادہ ہیں کہ حکایت طویل سے طویل تر ہو جائے اور شوق وذوق کم نہ ہو لیکن انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ باقی مضامین بھی ایسی ہی معلومات پر مشتمل ہیں جن میں حقائق و وقائع کی زبانی شیخ پر لکھا گیا ہے۔ شیخ کی کثیر الجہت شخصیت کے بارے میں یہ چند مضامین تو سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہیں۔ ضرورت اِس امر کی تھی کہ آپ کی دعوت اور منہج، تصانیف ومقالات اور اس کی دورِ معاصر میں اثر پذیری پر معروف اہل علم سے مقالات تحریر کروائے جاتے کہ فکر اور خدمات ہی وہ اصل جوہر ہیں جو شخصیت کے چلے جانے کے بعد بھی تا قیامت باقی رہتے ہیں۔

محدث کے اس شمارے کے مضامین بڑی جلدی میں معروف علماء سے رابطے کر کے لکھوائے گئے ہیں۔ جس میں زیادہ تر آپ کی شخصیت اور وفات پر تاثرات وغیرہ ہی لکھے جا سکے ہیں۔ ہم ان سب علماء کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اس قلیل مدت میں　　　　یہ مضامین تحریر



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فرمائے۔ اس سلسلے میں ابھی بہت کچھ لکھنے کی گنجائش موجود ہے لیکن مناسب وقت میسر نہ آنے، حال ہی میں سود نمبر سے فراغت ملنے اور دیگر علمی مصروفیات کی وجہ سے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

شیخ البانی کے سانحۂ ارتحال پر جب اربابِ صحافت (دینی واخباری ہر دو) کی بے پروائی دیکھی اور لوگوں میں بہت کچھ جاننے کا داعیہ پایا تو محدث کے لئے چند مضامین لکھوانے کا پروگرام بنا۔ اس اعتبار سے یہ مخصوص شمارہ شیخ کی وفات پر تاثراتی اور تعارفی نوعیت کے مضامین پر ہی مشتمل ہے، جہاں تک اس موضوع پر تحقیقی اور علمی مضامین کا تعلق ہے تو اس کی تیاری میں امکانی تاخیر کی بنا پر فوری طور پر اس کو ہی شائع کرنے کا پروگرام بنا۔ ادارۂ محدث کی اربابِ علم وذوق اور ذمہ دارانِ جرائدِ دینیہ سے گزارش ہے کہ وہ اس موضوع پر کام کروائیں کیونکہ شیخ البانی کی شخصیت اور خدمات ایسی نہیں جنہیں دوسروں کے مثل قرار دے کر آسانی سے نظر انداز کر دیا جائے۔ سعودی عرب کے نامور عالم اور حال ہی میں وفات پانے والے مفتی اعظم شیخ ابن بازؒ کا آپ کے بارے میں قول قابل توجہ ہے کہ

"اللہ تعالیٰ ہر صدی میں احیائے دین کے لیے ایک مجدد بھیجا کرتا ہے، شیخ البانی اس صدی کے مجدد ہیں...... علم حدیث میں فی زمانہ آپ کا مثیل کوئی نہیں ہے"

دیگر علماءِ اَجلہ کے تاثرات بھی آئندہ صفحات ۱۲ تا ۵۷ پر قابل ملاحظہ ہیں۔

علماء کے شیخ البانی کے بارے میں تاثرات اور آراء کا مطالعہ کیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ آپ یگانہ روزگار محدثِ جلیل تھے۔ آپ کی شخصیت وجاہت اور وقار کی تصویر، سادگی اور اپنائیت کا مرقع اور اخلاقِ کریمانہ سے متصف تھی۔ آپ اللہ کے لیے ہر دم صابر وشاکر رہنے والے، اس کے بندوں کے سامنے برتری کے اظہار سے نفرت کرنے والے تھے۔ اس قدر ممتاز علمی مقام رکھنے کے باوجود ہر طرح کے فخر وتکبر سے بالکل کنارہ کش رہتے۔

غرض آپ کی شخصیت عوام کے لیے مثال اور خواص رعلماء کے لیے قدوہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ آپ کی وفات پر علم کا ہر شیدائی جدائی کی ایک تڑپ اور کسک دل میں محسوس کرتا ہے۔ ادارۂ محدث، اپنے قارئین کے ہمراہ، ادارۂ محدث سے منسلکہ جامعہ لاہور الاسلامیہ (رحمانیہ) کے تمام ذمہ داران، اساتذہ اور طلبہ اور بے شمار علم کے متوالے آپ کے لیے دعاگو ہیں کہ اللہ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے، آپ کو بلند درجات نصیب فرمائے جس نبی کے اَقوال کی تمام زندگی آپ حفاظت کا فریضہ انجام دیتے رہے، اسؐ کی ہمراہی آپ کو اور ہمیں نصیب فرمائے، آپ کے تسامحات سے درگزر فرمائے اور امت کو آپ ایسے اہل علم عطا فرمائے۔ آپ کی وفات حسرت آیات اور شیخ ابن باز کے چند ماہ قبل سانحۂ ارتحال سے طبقہ علماء ایک لحاظ سے یتیم نظر آتا ہے، اللہ تعالیٰ اس خلا کو پر فرمائے اور ہم سب کو دین حقہ کی خدمت کی توفیق دے اور آخرت کی کامیابی سے سرفراز فرمائے۔ آمین! ☆ (حافظ حسن مدنی)



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ